OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/u18.v6.02(22)193-207

عصبیت بھائی چارے کی راہ میں رکاوٹ اور معاشرے میں تباہی و نفرت کا سبب: تحقیقی جائزہ

Bigotry is an Obstacle to Brotherhood and a Cause of Destruction and Hatred in Society: A Research Review

Dr. Khalid Rasool
Lecturer Islamic Studies Government Boys Degree College Tando Muhammad khan.
Email: khalidrasool28@gmail.com

Dr. Hafeez Ur Rehman Rajput
Lecturer Islamic Studies Department Government College University Hyderabad.
Email: hafeezurrehman@gcuh.edu.pk.

Dr. Adnan Malik
Assistant Professor Islamic History Department Government College University, Hyderabad.
Email: dradnan.malik@gcuh.edu.pk

Received on: 13-05-2022 Accepted on: 15-06-2022

Abstract

Unity is strength and cause of national power and national development depends on unity. But bigotry is the disease which is enemy of unity and brotherhood. According to Islamic teachings all Muslims are brothers and one ummah. Due to brotherhood every Muslim is sympathetic and helpful to other Muslims, while the concept of nationality, tribe, community and cast is only for mutual identification in Islam. Bigotry and illegitimate pride have harmed humanity since the beginning, even in the present time, Muslims are being irreparably harmed due to country bias, national bias, provincial bias, racial bias and linguistic bias due to which their prestige is being undermined in the world. Bigotry is a dangerous disease that is the root cause of ruin of nation and awareness of it is extremely important. This research paper on awareness of bigotry as well as prohibition of bigotry in Islam, and explains the causes and disadvantages of bigotry. It has been concluded from the research that Islam has strictly prohibited all kinds of thoughts and ideas and matters that can spread linguistic, ethnic or group conflict. Provoking bigotry, fighting on bigotry is unlawful and act of sin. It is an epidemic disease that causes other diseases and causes the destruction and destruction of the society, adopting bigotry is a cause of disgrace in this world and the hereafter.

Keywords: Bigotry, Unnecessary support, Reasons, Prevention, Damages

قوموں کی ترقی کا دار و مدار باہمی اتحاد و اتفاق پر منحصر ہے قوم میں اتحاد ہوتا ہے تو قوم ترقی کی منزلیں طے کرتی ہے اور اس باہمی اتحاد و اتفاق سے قوموں کو طاقت و قوت حاصل ہوتی ہے۔ مگر عصبیت و تعصب ایک ایسی بیماری ہے جو باہمی اتحاد و اتفاق کو نقصان پہنچانے اور قوموں کی

ترقی میں رکاوٹ کا باعث ہے۔اسلام میں قومیت، قبیلہ و برادری کا تصور باہمی شناخت کے طور پر ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام مسلمان ایک امت اور آپس میں بھائی بھائی ہیں اسی اسلامی اخوت کی بناء پر ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا ہمدرد اور معاون ہوتا ہے۔دنیا کے سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام ہیں پھر انہی سے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ماں حضرت حواء کو پیدا فرمایا پھر ان کی اولاد میں سے بہت سارے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ ''[1]

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کرکے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلادیں''

اولاد آدم علیہ السلام کا یہ پھیلاؤ اس قدر پھیلا کہ اب ان کی شناخت اور پہچان کی ضرورت پیش آنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت و مصلحت سے مختلف قبائل و قوم سے موسوم و متعارف کرایا تاکہ باہمی پہچان اور شناخت کا فائدہ حاصل ہوسکے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ''[2]

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تم کو قومیں اور قبیلے بنادیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا بے حد خبر رکھنے والا ہے''

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا تمام انسانوں کی اصل ایک ہی ہے کہ سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں اور کسی کو محض خاندان اور نسب کی بنا پر فخر کرنے کا حق نہیں۔مختلف خاندانوں، قبیلوں اور برادریوں کی تقسیم محض تعارف اور پہچان کے لیے ہے تاکہ آپس میں صلہ رحمی کرسکیں اس کا مقصد ایک دوسرے پر برتری کا اظہار نہیں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و مکرم ہونے کا معیار قبیلہ، خاندان اور نسل و نسب نہیں جو کہ کسی انسان کے اختیار میں ہی نہیں، وہ معیار تقویٰ ہے جس کا اختیار کرنا انسان کے ارادہ اختیار میں ہے۔

اسی مضمون کو رسول اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں اس طرح بیان فرمایا:

''يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ إِلَّا بِتَقْوَى اللَّهِ''[3]

''اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے۔سنو! کسی عربی کی کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کی کسی عربی پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر، سوائے اللہ کے تقویٰ کے''

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ''[4]

''بے شک اللہ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے''

عصبیت و تفاخر نے ہمیشہ انسانیت کو نقصان پہنچایا ہے۔ دور جاہلیت میں عصبیت و تفاخر صرف غیر مہذب قوموں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ روئے زمین پر جو متمدن اور شائستہ قومیں آباد تھیں وہ سب کی سب کسی نہ کسی صورت میں اس بیماری میں مبتلا تھیں کہیں اپنی نسل اور قومیت پر فخر کیا جاتا کہیں ان کے وطن کی سرزمین ان کی بڑائی اور برتری کا باعث تھی کہیں زبان و رنگ وجہ افتخار بنے ہوئے تھے جس نے مختلف قوموں کو متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہر قوم اپنی نسلی شرافت اور اپنے خطہ زمین کی عظمت کے باعث اپنا یہ حق سمجھتی تھی کہ وہ دوسرے ممالک کو تاخت و تاراج کرے ان کی دولت کو لوٹے ان کے باشندوں کو اپنا غلام بنائے اور انھیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرے اس طرح جنگ و جدال کا لا متناہی سلسلہ جاری رہا اور شرف انسانی کی قبا تہذیب و تمدن کے علمبرداروں کے ہاتھوں تار تار ہوتی رہی۔[5]

یہ گمراہیاں صرف اس زمانے میں ہی موجود نہ تھیں جنھیں از منہ مظلمہ کہا جاتا ہے بلکہ آج بھی ان کی ہلاکت آفرینیوں سے انسانیت کی جبیں شرم کے مارے عرق آلود ہوتی رہتی ہے۔ وطنیت، قومیت، رنگ و نسل، اور زبان کے باعث عصبیت و تفاخر کی بیماری عصر حاضر میں بھی پھیلی ہوئی ہے جو کہ نا صرف انسانیت بلکہ اتحاد بین المسلمین کو بھی نا قابل تلافی نقصان پہنچا رہی ہے۔ عصبیت ایک خطرناک موذی مرض ہے جو کہ انسانیت کے لیے نقصان دہ ہے جو قوموں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ اس مرض سے آگاہی ہر ایک انسان کے لیے بہت ضروری ہے۔

عصر حاضر میں ملکی تعصب، قومی تعصب، صوبائی تعصب، نسلی تعصب اور لسانی تعصب نے مسلمانوں کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ان کا وقار مجروح ہو رہا ہے۔ عصبیت سے معاشرے میں تباہی و بربادی خصوصاً اسلامی بھائی چارے میں دراڑیں اور نفرتوں کا ظہور ہوتا ہے، جس کی وجہ سے جنگ و جدل، لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے جبکہ اسلام بھائی چارے کا حکم دیتا ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ[6] ''

''بے شک سب مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''

کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے محبت نہ کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ''[7]

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک مومن نہ بن جاؤ اور (کامل) مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبت کرنے والے نہ بن جاؤ۔ کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تمہارے اندر ایک دوسرے کی محبت

پیدا ہو جائے؟ آپس میں "سلام" کو رواج دو۔"

آپ ﷺ نے مسلمانوں کو باہمی محبت اور بھائی چارگی قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک عمارت اور جسم سے تشبیہ دی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ "[8]

"ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کے حکم میں ہے کہ ایک کو دوسرے سے قوت پہنچتی ہے۔ اور آپ نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیا۔"

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا "[9]

"ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے ایک عمارت کے مانند ہے، جس کی ایک (اینٹ) دوسری (اینٹ) کو مضبوط کرتی ہے۔"

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى "[10]

"مسلمانوں کی ایک دوسرے سے محبت، ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی اور ایک دوسرے کی طرف التفات و تعاون کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی سارا جسم بیداری اور بخار کے ذریعے سے (سب اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر) اس کا ساتھ دیتا ہے۔"

وہ مسلمان جو باہمی محبت کو فروغ دیتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لیے بڑی خوش خبری کی اطلاع دی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي[11]"

"اللہ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں آپس میں محبت کرنے والے میرے جلال کی قسم! آج کے دن میں ان کو اپنے سائے میں رکھوں گا کہ جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔"

عصبیت کا معنی و مفہوم

عصبیت یا تعصب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی طرف داری، بے جا حمایت اور گروہ بندی کی وجہ سے پیدا ہونے والی مضبوطی کے ہیں[12]۔ انگریزی میں اسے Bigotry, Partisanship, Tribalism کہتے ہیں۔ عصبیت کی مختلف شاخیں ہیں۔ حسبی و نسبی

عصبیت، قبیلہ پرستی وذات برادری کی عصبیت، لسانی ونسبی عصبیت، ملکی و قومی تعصب، علاقائی و قومی تعصب، امیری واولاد کی کثرت کی بناپر تفاخر وتعاظم اور دوسروں کو کم تر وذلیل سمجھنا۔ عصبیت در حقیقت محبت ہی کی ایک شدید اور غیر متوازن وغیر عادلانہ قسم ہے۔ بنیادی طور پر محبت ہر انسان اور جانور میں پائی جاتی ہے اس محبت میں جب بے اعتدالی اور عدم توازن پیدا ہو جائے تو یہ عصبیت یا تعصب کہلاتا ہے۔ ہر ایک شخص کو اپنی قوم، قبیلہ، خاندان اور زبان سے پیار ہوتا ہے لیکن جب یہ قوم اور قبیلہ ودیگر تعلقات حق وعدل کی راہ پر نہ ہوں تو ان کی حمایت اور طرف داری کرنا عصبیت ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ[13] ۔

''حمود بن خالد دمشقی، فریابی، سلمہ بن بشر دمشقی، بنت حضرت واثلہ بن الاسقع کی صاحبزادی اپنے والد حضرت واثلہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصبیت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرو۔''

ابن ماجہ حضرت فسیلہؒ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے قوم کی محبت اور عصبیت کی وضاحت فرمائی ہے۔

''فُسَيْلَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ، سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ''[14]

''حضرت فَسِیلہؒ اپنے والد (واثلہ بن اسقعؓ) سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ بھی عصبیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، عصبیت تو یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے۔''

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے عصبیت کے متعلق ارشاد فرمایا:

''مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ''[15]

''جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔''

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے مثال کے ذریعے عصبیت اختیار کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ یعنی جو شخص کسی جھوٹے اور ناحق معاملے میں اپنی قوم یا جماعت کا ساتھ دیتا ہے وہ اپنی قوم اور قبیلے کے ساتھ ساتھ خود کو بھی تباہ و برباد کرتا ہے۔ اسلام انسانوں کو ایک پیمانہ اور کسوٹی دیتا ہے کہ زندگی میں ہر چیز کو اس سے ناپ اور پرکھ کر دیکھو جو اس کے معیار پر کھرا اترے وہ حق ہے اور جو اس پر کھرا اور پورا نہ اترے وہ باطل ہے۔

عصبیت کی ممانعت

اسلام انسانوں سے غیر فطری امتیازات اور جاہلی تفریقات کو مٹانے کے لیے آیا ہے بحیثیت انسان اس نے تمام انسانوں کو مساوات و یکسانیت کے تخت پر بٹھایا ہے۔ رنگ و خون ملک و نسل اور لسانی اختلاف کو ختم کیا ہے، دین اسلام اس ذات کا قانون ہے جس کے ہاں تمام انسان خواہ وہ کسی قوم و نسل اور کسی رنگ اور کسی زبان کے مالک ہوں ایک ہی انسانی درجہ میں داخل ہیں ان اختلافات کو ابھارنا عصبیت جاہلیہ ہے جسے ختم کرنے کے لیے اسلام نے اپنی دعوت کا آغاز کیا اب یہ بات کسی طرح درست نہیں کہ کسی خاص قوم مخصوص رنگ اور مخصوص ملک کے لوگ شرافت و عظمت کے واحد مالک، یا اللہ کے ہاں مقبول و مغفور ہیں۔ اللہ کے نزدیک افضل و اکرم وہی ہے جو متقی ہو گا، قبائل و شعوب کی تقسیم و ایجاد تو محض باہمی تعارف کے لیے ہے نہ کہ فخر کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان چیزوں کی کوئی وقعت نہیں صرف وہی شخص مکرم اور معزز ہے جو متقی صالح اور اسلام کا سچا پیروکار ہے۔[16]

رسول اللہ ﷺ نے عصبیت کی ممانعت فرمائی ہے، کیوں کہ اس سے مسلمانوں میں باہمی نفرت اور انتشار پیدا ہوتا ہے اور مسلمانوں کی یک جہتی کو نقصان پہنچتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّين[17]''

''آپس کی پھوٹ مونڈ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے)''

''عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فَهَلَّا قُلْتَ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ''[18]

''سیدنا ابو عقبہ سے روایت ہے اور یہ اہل فارس کے غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا۔ میں نے مشرکین کے ایک آدمی کو مارا اور کہا: یہ لو اور میں ہوں ایک فارسی جوان! تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''تم نے ایسے کیوں نہ کہا: یہ لو اور میں ہوں ایک انصاری غلام!''

اسلام انسانیت نواز دین ہے اس کی تعلیمات اور ہدایات کا مقصود تمام انسانوں کے درمیان وحدت اور اجتماعیت پیدا کرنا، ہر فرد کو ایک لڑی میں پرونا اور انسانیت کا درد رکھنے والے ہر شخص کو باہم مربوط رکھنا ہے۔ اسلام میں امیر و غریب، عرب و عجم، کالے و گورے، قریب و بعید، رشتہ دار و اجنبی، علاقائی و بیرونی تفریق نہیں اور نہ ہی طبقاتی امتیاز ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

''عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ ''[19]

"ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا فخر وغرور اور خاندانی تکبر ختم کر دیا ہے، اب لوگ صرف دو طرح کے ہیں (۱) اللہ کی نظر میں نیک متقی، کریم و شریف اور (۲) دوسرا فاجر بدبخت ، اللہ کی نظر میں ذلیل و کمزور، لوگ سب کے سب آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔"

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے دو غلام تھے ایک حبشی تھا اور دوسرا نبطی۔ وہ دونوں آپس میں لڑ پڑے اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے ایک نے کہا اے حبشی دوسرے نے کہا اے نبطی۔ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کہو تم دونوں محمد ﷺ کے اصحاب میں سے ہو۔[20]

حضور اکرم ﷺ نے ایسے تمام افکار و نظریات کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے جن سے لسانی، نسلی یا گروہی تعفن ابھر سکتا ہو بلکہ ضابطہ عام کے ذریعے شرافت اور عزت کا مدار علم، تقویٰ و خشیت الٰہی کو قرار دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ "[21]

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب تواضع اختیار کرو حتی کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے"

دین اسلام نے جاہلی معاشرے کے تمام تفاخر کو ختم کر دیا جن میں سے خاندان، قبیلے قوم یا برادری کے لیے حق و باطل کی تمیز کیے بغیر لڑنا ان کا ساتھ دینا بھی شامل تھا اور اسی کا نام عصبیت ہے۔ عصبیت کو گمراہی و ضلالت اور جاہلیت قرار دیا گیا ہے۔ سیدنا جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً، وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ"[22]

"جو شخص (اندھا دھند تعصب میں آکر) کسی مبہم اور اندھے جھنڈے کے تحت لڑا، وہ صرف اپنے گروہ کی حمایت میں لڑتا اور اسی کی حمایت میں غضب ناک ہوتا ہے، (وہ مارا جائے) تو اس کی موت جاہلیت کی (حرام) موت ہو گی۔"

معلوم ہوا گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑنا بہت بڑا جرم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر تحقیق کیے ہوئے کسی جماعت کے ساتھ ہو کر دوسری جماعت سے لڑنا یا آدمی صرف اپنے خاندان یا دوستی یا اپنی پارٹی کی وجہ سے لڑ رہا ہے تو ایسا گروہ اگر حق پر بھی ہو، پھر بھی مرنے والا جاہلیت کی موت مرے گا، کیونکہ اس کی نیت حق کا ساتھ دینا نہ تھا بلکہ اپنی پارٹی کا ساتھ دینا تھا۔ کیونکہ اسلام سے قبل لوگ اپنی برادریوں قبیلوں کی خاطر لڑتے تھے حق ناحق کی پہچان نہیں کرتے تھے اسلام نے ایسی لڑائیوں کو ناجائز قرار دیا ہے۔

"عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ"[23]

"سیدنا جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس نے عصبیت کی دعوت دی، وہ ہم میں سے نہیں۔ جس نے عصبیت

پر لڑائی کی، وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیت پر مرا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

یعنی وہ شخص جس نے لوگوں کو عصبیت پر اکسایا اور وہ شخص جو تعصب میں لڑ کر مرے اور وہ شخص جو اس حالت میں مرے کہ اس کے دل میں بے جا تعصب کا بیج تھا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ''[24]

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے جنگ کرتا ہے، (لوگوں کو) عصبیت کی دعوت دیتا ہے یا عصبیت کی بنیاد پر غصے میں آتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کی طرح ہے۔''

''عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَ أُبَيٍّ رَجُلًا تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعَضَّهُ أُبَيٌّ وَلَمْ يُكْنِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، قَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمُوهُ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَهَابُ فِي هَذَا أَحَدًا أَبَدًا، إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ وَلَا تَكْنُوهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، مِثْلَهُ''[25]

''عتیؒ بن ضمرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے آپ کو جاہلیت کی طرف منسوب کر رہا تھا۔ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنا آلہ تناسل کاٹ کھانے کو کہا اور کنایہ نہ کیا بلکہ واضح طور پر کہا۔ ان کے ساتھیوں نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: تم میری بات کو نامناسب سمجھ رہے ہو؟ پھر فرمایا: میں اس معاملے میں کسی سے کبھی نہیں ڈروں گا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص جاہلیت کی طرف اپنی نسبت کرے تو اُسے آلہ تناسل کاٹ کھانے کو کہو اور کنایہ نہ کرو بلکہ واضح طور پر کہو۔'' ابن مبارک رحمہ اللہ کے واسطے سے بھی یہ روایت اسی طرح مروی ہے۔''

نسب کی بنیاد پر فخر کرنا جاہلانہ بات ہے۔ اسلام نے اس سے روکا ہے کیونکہ سب انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور سب ایک ذریعے سے اس دنیا میں آئے ہیں۔ اب جو شخص کافر، مشرک اور جاہل آباء واجداد پر فخر کرتا ہے تو اس کا ذریعہ وجود تو آلہ تناسل ہے تو اسے کہنا چاہیے کہ اپنے باپ کا آلہ تناسل کاٹ کھاؤ تاکہ رشتہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔

''حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرْ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ ''[26]

''ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: دو لڑکے آپس میں لڑ پڑے، ایک لڑکا مہاجرین میں سے تھا اور دوسرا لڑکا انصار میں سے۔ مہاجر نے پکار کر آواز دی: اے مہاجرین! اور انصاری نے پکار کر آواز دی: اے انصار! تو (اچانک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: "یہ کیا زمانہ جاہلیت کی سی چیخ و پکار ہے؟" انہوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! بس یہ دو لڑکے

آپس میں لڑ پڑے ہیں اور ایک نے دوسرے کی سرین (Hip) پر ضرب لگائی ہے، آپ نے فرمایا: "کوئی (بڑی) بات نہیں، اور ہر انسان کو اپنے بھائی کی، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنی چاہئے، اگر اس کا بھائی ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔"

''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ, مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ, أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ، مِنْ تُرَابٍ, لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ, إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ''[27]

''سیدنا ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کو دور کر دیا ہے۔ (تمہیں ایمان واسلام سے معزز بنایا ہے) (آدمی دو قسم کے ہیں) صاحب ایمان، متقی یا فاجر اور بدبخت۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے تھے۔ لوگوں کو قومی نخوت ترک کرنا پڑے گی، وہ تو (کفر و شرک کے سبب) جہنم کے کوئلے بن چکے، ورنہ یہ (قوم پر تکبر کرنے والے) اللہ کے ہاں گندگی کے کالے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دھکیلتا پھرتا ہے''

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ عصبیت اختیار کرنا سخت گناہ ہے، آپ ﷺ نے عصبیت اختیار کرنے والے سے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں۔ عصبیت سے آپس میں نفرتیں وعداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور معاشرہ عدم توازن کا شکار ہو جاتا ہے، جبکہ اسلام ایک ایسا معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے جہاں سب آپس میں پیار و محبت اور امن وسکون سے رہیں اور ایک دوسرے کے کام آئیں اور ان کے دکھ درد بانٹیں۔

عصبیت کے اسباب

اسلام مساوات اور بھائی چارگی کا درس دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد کا تعین فرما کر ہر ایک انسان کو پابند کیا ہے کہ وہ ان حقوق کی پابندی کے ساتھ ادائیگی کرے۔ معاشرے میں بگاڑ اور عصبیت کو فروغ تب ملتا ہے جب ایک دوسرے کے حقوق غصب کئے جائیں، حقدار کو حق نہ دیا جائے، مساوات نہ ہو، اقتدار کی ہوس، اپنے ذاتی مفاد و مقاصد کے لیے قوم پرستی و لسانیت کو ابھارنا، حکمرانوں کا اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا نہ کرنا، عدل وانصاف کا فقدان ہو جب کہ اسلامی ریاست کے قیام کا ایک اہم ترین مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا معاشرہ وجود میں لایا جائے جہاں عدل وانصاف کو حکمرانی حاصل ہو ظلم اور اس کی ہر قسم کا قلع قمع کیا جائے اور ہر انسان کے سامنے اپنا حق حاصل کرنے کے لیے آسان مواقع میسر ہوں۔ امام ابنِ تیمیہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ ہر اس ریاست کی لازماً مدد فرماتا ہے جو اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کرے چاہے ایسی ریاست کافر ہی ہو۔ ظالم ریاست کی اللہ ہر گز مدد نہیں کرتا چاہے وہ ریاست مسلمان ہو۔ عدل ہی ایک ایسی خوبی ہے جس سے لوگ درست اور راہِ راست پر رہ سکتے ہیں اور اموال کی حفاظت ہو سکتی ہے۔[28]

عدل وانصاف کے بغیر معاشرے میں بغض و عناد اور نفرت کے جذبات ابھرتے ہیں۔ ملک و سلطنت میں بے امنی و بے سکونی اور بغاوت کے

جذبے سر اٹھاتے ہیں۔ مذکورہ بالا وہ خاص عوامل ہیں جن کے باعث عصبیت کو فروغ ملتا ہے۔

عصبیت کے نقصانات

عصبیت حق کی راہ میں بہت بڑی چٹان ہے اس سے کئی ایک سیاسی، معاشرتی، اخلاقی اور تہذیبی مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں۔ تعصب و عصبیت سے دنیا بھی برباد اور آخرت بھی، دنیا میں بھی رسوائی اور آخرت میں بھی رسوائی۔ عصبیت کے اخروی اور دنیوی نقصانات کا اندازہ درج ذیل باتوں سے ہوتا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی۔

(۲) دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی۔

(۳) حقوق العباد میں کوتاہی۔

(۴) باہمی اتحاد و اتفاق کا ختم ہو جانا۔

(۵) حسد، کینہ و بغض کا پیدا ہونا۔

(۶) ظلم و ستم کرنا۔

(۷) الزام، بہتان اور دل آزاری کا بازار گرم ہو جانا۔

(۸) ایک دوسرے کو ذلیل و حقیر اور گھٹیا بنا کر پیش کرنا۔

(۹) معاشرے میں بدامنی کا پھیل جانا۔

(۱۰) چھوٹے اور بڑے کا لحاظ ختم ہو جانا۔

(۱۱) قتل و غارت گری کا شروع ہو جانا۔

(۱۲) معاشرے میں ناانصافی کا پھیل جانا۔

(۱۳) ملکی معیشت کا تباہ ہو جانا۔

(۱۴) معاشرے میں نفرت کا پھیل جانا۔

نتائج

- قوم، قبیلہ، خاندان و دیگر تعلقات عدل و انصاف پر مبنی نہ ہوں تو ان کی طرف داری اور ساتھ دینا یا قومی، قبائلی، خاندانی نسبت پر تفاخر کرنا عصبیت ہے۔
- مسلمانوں پر ایک دوسرے کی جان، مال، عزت آبرو کی حفاظت بلا امتیاز فرض اور ان امور میں کوتاہی سخت حرام ہے۔ اسی قانون کا نام شریعت میں اخوت اسلامی ہے۔ اس کی ضد عصبیت ہے اور وہ مسلمانوں کا قومی، لسانی، صوبائی یا خاندانی بنیادوں پر دشمنی یا لڑائی جھگڑا

کرنا ہے۔

- جو شخص کسی ناحق اور ناجائز معاملہ میں اپنی قوم، قبیلہ یا جماعت کا ساتھ دیتا ہے وہ اپنی قوم اور قبیلہ کے ساتھ ساتھ خود کو بھی ہلاکت میں ڈالتا ہے۔
- برادری ازم کو ہوا دینا اور اس کی وجہ سے تعصب پیدا کرنا جاہلانہ عادت ہے اسلام نے اس قسم کے اقدام کی سختی سے مذمت کی ہے۔
- اسلام نے ہر قسم کے ایسے افکار و نظریات اور معاملات کی سختی سے ممانعت کی ہے جن سے لسانی، نسلی یا گروہی فساد پھیل سکتا ہو۔
- اسلام نے انسانوں کے مابین غیر فطری امتیازات اور تفاوت کو ختم کر کے تمام انسانوں کو مساوات و برابری کا حق دیا ہے، اسلام میں امیر و غریب، عرب و عجم، سرخ و سیاہ، قریب و دور اور علاقائی و بیرونی کوئی فرق نہیں اور نہ ہی کوئی طبقاتی امتیاز ہے۔
- دین اسلام نے جاہلیت کے دور کے تمام تفاخر کو ختم کر دیا جس میں خاندان، قبائل، قوم یا برادری کے لیے حق و باطل کی تمیز کے بغیر لڑنا اور ان کا ساتھ دینا شامل ہے، حق و باطل کی پہچان کئے بغیر ہر دعوت اور ہر جنگ و جدل جاہلیت کے طریقے پر ہے۔
- عصبیت پر اکسانا، عصبیت پر لڑنا مرنا ناجائز اور گناہ کا فعل ہے۔
- عصبیت سے آپس میں نفرتیں اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں، معاشرہ میں خرابی و بگاڑ پیدا ہوتا، ملکی ترقی متاثر ہوتی ہے اور بھائی چارے کو نقصان پہنچتا ہے۔ عصبیت راہ حق میں بہت بڑی چٹان ہے، اس سے بہت سے سیاسی، معاشرتی، اخلاقی اور تہذیبی مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔
- عصبیت ایک ایسا وبائی مرض ہے جس کی وجہ سے دیگر امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور معاشرے کی تباہی کا سبب بنتے ہیں۔
- عصبیت اختیار کرنا دنیا و آخرت میں رسوائی کا سبب ہے۔
- لوگوں کے حقوق غصب کرنا، عدل و انصاف کا فقدان، اقتدار و ذاتی مفاد اور ذاتی مقاصد کے لیے لوگوں کو قوم پرستی و لسانیت کی جانب راغب کرنے سے عصبیت کو فروغ ملتا ہے۔

تجاویز

- کسی بھی ریاست کی ترقی و خوش حالی میں حکمران اور اراکین حکومت کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ ریاست میں عوام کے بلا امتیاز حقوق ادا کرنا، عدل و انصاف کا نظام، حق داروں کو ان کے حقوق دینا، قوم میں محبت، اخوت و اتحاد کو فروغ دینا، یہ حاکم وقت اور حکومتی اراکین کی اہم ذمہ داری ہے اس سلسلہ میں وہ اللہ تعالیٰ اور عوام کی عدالت میں جواب دہ ہیں۔ جب حکمران اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا نہ کریں حق دار کو حق نہ ملے، عوام کے حقوق غصب کئے جائیں، عمل مساوات نہ ہو، عدل و انصاف قائم نہ ہو تو پھر بغض و عناد اور نفرت کے جذبات ابھرتے ہیں، ملک و سلطنت میں بے امنی و بے سکونی، بغاوت اور عصبیت کے جذبے سر اٹھاتے ہیں۔
- کوئی بھی مسلمان اس وقت تک دنیوی و اخروی کامیابیاں حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ

ہو۔رسول اللہ ﷺ نے عصبیت پر ابھارنا، عصبیت اختیار کرنا اور عصبیت پر لڑنے کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے لہٰذا کوئی بھی فرد چاہے وہ کوئی قائد یا لیڈر یا کسی بھی قبیلہ یا جماعت کا نمائندہ عصبیت کی دعوت دے نا صرف اس کی دعوت کو رد کیا جائے بلکہ اس کی حوصلہ شکنی کی جائے، ایسے لوگ اپنے ناجائز مقاصد و مفادات کے لیے قومی، علاقائی اور لسانی محبت کو استعمال کرتے ہیں اور باہمی محبت میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے اسلامی بھائی چارے کو نقصان پہنچتا ہے۔

- ہر وہ تنظیم، ادارہ یا جماعت جو قومیت، لسانیت، قبیلہ و برادری کی بنیاد پر تشکیل پاتی ہے جس سے عصبیت پھیلنے کا خدشہ ہو ان پر پابندی کا اطلاق ضروری ہے۔

حوالہ جات

1-سورۃ النساء: ۱

Surah Al Nisa: 1

2-سورۃ الحجرات: ۱۳

Surah Al Hujrat :13

3-عبداللہ بن مبارک، مسند عبداللہ بن مبارک، مترجم: یاسر عرفات، انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور، حدیث ۲۵۴، تخریج: مسند احمد: ۲۳۴۸۹

Abdullah bin Mubarak, Masnad Abdullah bin Mubarak, Mutarjim: Yasir Arafat, Ansar ul Sanna publications, Lahore, Hadith:254, Takhreej: Masnad Ahmed:23489

4-امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مترجم: پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود جلالپوری، کتاب: حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: مسلمان پر ظلم کرنے، اس کو رسوا کرنے، اس کی تحقیر کرنے اور اس کے خون، اس کی عزت اور اس کے مال کی حرمت، دار السلام، ۲۰۱۴ء، حدیث: ۶۵۴۳

Imam Muslim, Muslim bin Al Hajjaj Al Qashiri, Saheh Muslim, Mutarjim: Professor Muhammad Yahya Sultan Mehmoad Jalal Puri, kitab: Husn e Salook, Sila Rahmi Ur Adab, Bab: Muslmano Pr Zulam krne, us ko Ruswa krne, us ki Tahqeer karne ur us k khoon, us ki Izat ur us ke Maal ki Hurmat, Dar ul Islam, 2014, Hadith:6543

5-پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ۱۳۹۹ھ، ج۴، ص ۲۶۸۱

Peer Muhammad Karam Shah Al Azhari, Zia ul Quran, Zia ul Quran publications, Lahore, 1399 AH, vol.4, p2681

6-سورۃ الحجرات: ۱۰

Surah Al Hujrat : 10

7 -ابن ماجہ، ابو عبداللہ بن محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، مترجم: الشیخ عطاء اللہ ساجد، کتاب: سنت کی اہمیت وفضیلت، باب: ایمان سے متعلق احکام و مسائل، دار السلام، ۲۰۰۷ء، حدیث: ۶۸

Ibne Maja, Abu Abdullah bin Muhammad bin Yazeed bin Abdullah bin Maja, Sanan Ibne Maja, Mutarjim: Al Sheikh Atta ullah Sajid, Kitab: Sunnat ki Ahmiyat wa Fazeelat, Bab: Iman Se Mutaliq Ahkam wa Masiyal, Dar ul Islam, 2007, Hadith: 68

8-امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مترجم: حافظ عبدالستار حماد، کتاب: ظلم اور مال غصب کرنے کے بیان میں، باب: مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے ، دار السلام، ۲۰۱۲ء، حدیث نمبر: ۲۴۴۶

Imam Bukhari, Muhammad bin Ismail, Saheh Bukhari, Mutarjim: Hafiz Abdul Sattar Hammad, kitab: Zulam ur Maal Ghazab krne ke Biyan Main, Bab: Mazloom ki Madad krna wajib hy, Dar ul Islam, 2012, Hadith:2446

9-امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مترجم: پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود جلالپوری، کتاب: حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: اہل ایمان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی، باہمی محبت اور ایک دوسرے کی مدد، دار السلام، ۲۰۱۴ء حدیث ۶۵۸۵

Imam Muslim, Muslim bin Al Hajjaj Al Qashiri, Saheh Muslim, Mutarjim: Professor Muhammad Yahya Sultan Mehmoad Jalal Puri, kitab: Husn e Salook, Sila Rahmi Ur Adab, Bab: Ahl e Iman ki Aik Dosre k Sath Rahm Dili, Bahimi Muhabat ur Aik Dosre ki Madad , Dar ul Islam, 2014, Hadith:6585

10-امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مترجم: پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود جلالپوری، کتاب: حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: اہل ایمان کی ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی، باہمی محبت اور ایک دوسرے کی مدد، دار السلام، ۲۰۱۴ء، حدیث ۶۵۸۶

Imam Muslim, Muslim bin Al Hajjaj Al Qashiri, Saheh Muslim, Mutarjim: Professor Muhammad Yahya Sultan Mehmoad Jalal Puri, kitab: Husn e Salook, Sila Rahmi Ur Adab, Bab: Ahl e Iman ki Aik Dosre k Sath Rahm Dili, Bahimi Muhabat ur Aik Dosre ki Madad , Dar ul Islam, 2014, Hadith:6586

11-امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مترجم: پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود جلالپوری، کتاب: حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: اللہ کی خاطر محبت کرنے کی فضیلت، دار السلام، ۲۰۱۴ء، حدیث: ۶۵۴۸

Imam Muslim, Muslim bin Al Hajjaj Al Qashiri, Saheh Muslim, Mutarjim: Professor Muhammad Yahya Sultan Mehmoad Jalal Puri, kitab: Husn e Salook, Sila Rahmi Ur Adab, Bab: Allah Ki Khatir Muhbat krne ki Fazeelat , Dar ul Islam, 2014, Hadith:6548

12-فیروز الدین، فیروز اللغات، فیروز سنز، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۳۹۲/۹۵۰

Feroz Uddin, Feroz ul Lughat, Feroz Sanz, Lahore, 2005, p392/950

13-ابوداؤد، سلیمان بن الشعث الازدی، سنن ابی داؤد، مترجم: الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی، کتاب: سونے سے متعلق احکام و مسائل، باب: تعصب اور عصبیت کا بیان، دار السلام، ۲۰۱۶ء، ح ۵۱۱۹

Abu Dauad, Suleman bin Ashas Al Azdi, Sunan Abi Dauad, Mutarjim: Al Sheikh Abu Ammar Umar Farooq Saeedi, Kitab: Sone Se Mutaliq Ahkam o Masiyal, Bab: Taasub ur Asbiyat ka Biyan, Dar ul Islam, 2016, Hadith:5119

14-ابن ماجہ، ابو عبداللہ بن محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، مترجم: الشیخ عطاء اللہ ساجد، کتاب: فتنہ و آزمائش سے متعلق احکام و مسائل، باب: عصبیت کا بیان، دار السلام، ۲۰۰۷ء، حدیث نمبر: ۳۹۴۹

Ibne Maja, Abu Abdullah bin Muhammad bin Yazeed bin Abdullah bin Maja, Sunan Ibne Maja, Mutarjim: Al Sheikh Atta ullah Sajid, Kitab: Fitna wa Azmaiysh Se Mutaliq Ahkam wa Masial, Bab: Asbiyat ka Biyan, Dar ul Islam, 2007, Hadith: 3949

15-بوداؤد، سلیمان بن الشعث الازدی، سنن ابی داؤد، مترجم: الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی، کتاب: سونے سے متعلق احکام و مسائل، باب: تعصب اور عصبیت کا بیان، دار السلام، ۲۰۱۶ء، حدیث: ۵۱۱۷

Abu Dauad, Suleman bin Ashas Al Azdi, Sunan Abi Dauad, Mutarjim: Al Sheikh Abu Ammar Umar Farooq Saeedi, Kitab: Sone Se Mutaliq Ahkam o Masiyal, Bab: Taasub ur Asbiyat ka Biyan, Dar ul Islam, 2016, Hadith:5117

16-حکیم اسحاق ہزاروی، عقائد و بدعات، دار المعرفہ، پاکستان، ص ۳۰۲-۳۰۱

Hakeem Ishaq Hazarvi, Aqaid wa Biddat, Dar ul Maarfa, Pakistan, p 301-302

17-ترمذی، محمد بن عیسی، جامع ترمذی، کتاب: احوال قیامت، رقت قلب اور ورع کے بیان میں، باب: ہر قریب رہنے والے، آسانی کرنے والے اور باوقار سنجیدہ کی فضیلت، دار السلام، حدیث: ۲۵۰۹

Tirmizi, Muhammad bin Essa, Jamaa Tirmizi, Kitab: Ahwal e Qiyamat, Riqat e Qalab ur Waraa k Biyan main, Bab: Har Qareeb Rahne waale, Aasani karne wale ur Ba Waqar Sanjeeda ki Fazeelat, Dar ul Islam, Hadith: 2509

18-ابوداؤد، سلیمان بن الشعث الازدی، سنن ابی داؤد، مترجم: الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی، کتاب: سونے سے متعلق احکام ومسائل، باب: تعصب اور عصبیت کا بیان، دار السلام، ۲۰۱۶ء، حدیث: ۵۱۲۳

Abu Dauad, Suleman bin Ashas Al Azdi, Sunan Abi Dauad, Mutarjim: Al Sheikh Abu Ammar Umar Farooq Saeedi, Kitab: Sone Se Mutaliq Ahkam o Masiyal, Bab: Taasub ur Asbiyat ka Biyan, Dar ul Islam, 2016, Hadith:5123

19-ترمذی، محمد بن عیسی، جامع ترمذی، کتاب: قرآن کریم کی تفسیر کے بیان میں سورت الحجرات سے بعض آیات کی تفسیر، دار السلام، ح ۳۲۷۰

Tirmizi, Muhammad bin Essa, Jamaa Tirmizi, Kitab: Quran e Karim ki Tafseer ke Biyan Main Surah Al Hujrat Se Baaz Ayat ki Tafseer, Dar ul Islam, Hadith:3270

20-امام ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی، مسند ابویعلیٰ موصلی، دار المامون تراث، بیروت، ۱۴۰۴ھ، راقم الحدیث: ۴۱۳۱، ج ۴، ص ۱۶۴

Imam Abu Yaala Ahmed bin Ali Mosli, Masnad Abu Yaala Mosli, Dar ul Mamon Turass, Beirut, 1404 AH, Raqim ul Hadith: 4131, vol.4,p164

21-امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مترجم: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری، کتاب: جنت اس کی نعمتیں اور اہل جنت، دار السلام، ۲۰۱۴ء، ح ۷۲۱۰

Imam Muslim, Muslim bin Al Hajjaj Al Qashiri, Saheh Muslim, Mutarjim: Professor Muhammad Yahya Sultan Mehmoad Jalal Puri, kitab: Jannat Us ki Naimatin ur Ahl e Jannat, Dar ul Islam, 2014, Hadith:7210

22-النسائی، ابو عبداللہ احمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی، سنن نسائی، مترجم: حافظ محمد امین، کتاب: کافروں سے لڑائی اور جنگ کا بیان، باب: جو شخص کسی مبہم جھنڈے کے نیچے لڑے، اس کی بابت شدید وعید، دار السلام، ۲۰۱۱ء، ح ۴۱۲۰

Al Nisai, Abu Abdhllah Ahmed bin Shoaib bin Ali Al Nisai, Sunnan Nisai, Mutarajim: Hafiz Muhammad Ameen, kitab: kafiron Se Laraiy ur Jang ka Biyan, Bab: Jo Skhas kisi Mubhim Jhande ke Neeche Lare us ki Babt Shadeed Waeed, Dar ul Islam,2011, Hadith:4120

23-ابوداؤد، سلیمان بن الشعث الازدی، سنن ابی داؤد، مترجم: الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی، کتاب: سونے سے متعلق احکام ومسائل، باب: تعصب اور عصبیت کا بیان، دار السلام، ۲۰۱۶ء، ح ۵۱۲۱

Abu Dauad, Suleman bin Ashas Al Azdi, Sunan Abi Dauad, Mutarjim: Al Sheikh Abu Ammar Umar Farooq Saeedi, Kitab: Sone Se Mutaliq Ahkam o Masiyal, Bab: Taasub ur Asbiyat ka Biyan, Dar ul Islam, 2016, Hadith:5121

24-ابن ماجہ، ابو عبداللہ بن محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، مترجم: الشیخ عطاء اللہ ساجد، کتاب: فتنہ وآزمائش سے متعلق احکام ومسائل، باب: عصبیت کا بیان، دار السلام، ۲۰۰۷ء، حدیث نمبر: ۳۹۴۸

Ibne Maja, Abu Abdullah bin Muhammad bin Yazeed bin Abdullah bin Maja, Sunan Ibne Maja, Mutarjim: Al Sheikh Atta ullah Sajid, Kitab: Fitna wa Azmaiysh Se Mutaliq Ahkam wa Masial, Bab: Asbiyat ka Biyan, Dar ul Islam, 2007, Hadith:3948

25-امام بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، فضل اللہ الاحد شرح الادب المفرد، مترجم: عثمان منیب، انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور، حدیث نمبر: 963

Imam Bukhari, Muhammad bin Ismail Al Bukhari, Fadal Ullah Al Ahad Sharah Al Adab Al Mufarid, Mutarajim: Usman Muneeb, Ansar ul Sunnah publications, Lahore, Hadith: 963

26-امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مترجم: پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمود جلالپوری، کتاب: حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: بھائی کی مدد کرنا وہ ظالم ہو یا مظلوم، دارالسلام، ۲۰۱۴ء، حدیث: ٦۵۸۲

Imam Muslim, Muslim bin Al Hajjaj Al Qashiri, Saheh Muslim, Mutarjim: Professor Muhammad Yahya Sultan Mehmoad Jalal Puri, kitab: Husn e Salook, Sila Rahmi Ur Adab, Bab: Bhai Ki Madad karna wo Zalim ho ya Mazloom , Dar ul Islam, 2014, Hadith:6582

27-ابوداؤد، سلیمان بن الشعث الازدی، سنن ابی داؤد، مترجم: الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی، کتاب: سونے سے متعلق احکام و مسائل، باب: حسب نسب پر فخر کرنے کا بیان، دارالسلام، ۲۰۱٦ء، حدیث: ۵۱۱٦

Abu Dauad, Suleman bin Ashas Al Azdi, Sunan Abi Dauad, Mutarjim: Al Sheikh Abu Ammar Umar Farooq Saeedi, Kitab: Sone Se Mutaliq Ahkam o Masiyal, Bab: Hasab o Nasab pr Fakhar krne ka Biyan, Dar ul Islam, 2016, Hadith:5116

28-اسماعیل بدوی، السیاسۃ الشرعیہ، مکتبہ المنار، کویت، ۲۰۰۰ء، ص ۱۰

Ismail Badvi, Al Siyasat Al Sharia, Maktaba Al Manar, Koaiyat, 2000, p10